96 29

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

سہ شنبہ۔ یکم جولائی ۱۹۷۵ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوتِ کلام پاک اور اس کا ترجمہ	۱
۲	وقفۂ سوالات	۲
۱۰	اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ بابت ۱۹۷۴-۷۵ء پر اسمبلی کی قائم کردہ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔	۳
۱۳	اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ بابت ۱۹۷۴-۷۵ء پر خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پر عام بحث اور اسکی سفارشات کی منظوری۔	۴

جلد یازدہم ★ شمارہ شانزدہم (۱۶)

ی

فہرست ارکان جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱- میر چاکر خان ڈومکی -
۲- سردار غوث بخش رئیسانی -
۳- جام میر غلام قادر خان -
۴- مسٹر محمود خان اچکزئی -
۵- سردار محمد انور جان کھیتران -
۶- مولوی محمد حسن شاہ -
۷- میر نصرت اللہ خان سنجرانی -
۸- میر صابر علی بلوچ -
۹- میاں سیف اللہ خان پراچہ -
۱۰- مولوی صالح محمد -
۱۱- حاجی میر شاہ نواز خان شاہلیانی -
۱۲- میر شیر علی خان نوشیروانی -
۱۳- نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی -

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس
مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ
زیر صدارت چیئرمین میر صابر علی بلوچ
صبح دس بجے شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

قاری محمد یحییٰ خان کاکڑ

أعوذ بالله من الشيطن الرجيم ٥ بسم الله الرحمن الرحيم ٥
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ
اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ٥ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ
يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ بَلٰى
مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓــئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ (سورۃ بقرۃ پارہ نمبر ۱)

ترجمہ :- سو خرابی ہے ان کو جو لکھتے ہیں اپنے ہاتھ سے پھر کہدیتے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تاکہ لیویں اس پر تھوڑا سا مال۔

سو خرابی ہے ان کو اپنے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کو اپنے ہاتھوں کی کمائی سے اور کہتے ہیں ہم کو ہرگز آگ نہ لگے گی مگر چند روز گنے چنے۔ کہدو کیا تم لے چکے ہو اللہ کے یہاں سے اقرار۔ کہ اب ہرگز خلاف نہ کرے گا اللہ اپنے اقرار کے یا جوڑتے ہو اللہ پر جو تم نہیں جانتے۔ کیوں نہیں۔ سو جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہی ہیں دوزخ کے رہنے والے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک۔ وہی ہیں جنت میں رہنے والے۔ وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

(وما علینا الا البلاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر چیئرمین:۔ پہلا سوال مسٹر محمود خان اچکزئی کا ہے۔ لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی:۔ جناب! میں ان کی طرف سے سوال کر سکتا ہوں۔

مسٹر چیئرمین:۔ ہاں

*۸۲۲۔ خان محمود خان اچکزئی کیطرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ حال ہی محکمہ خوراک کے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر نے مبلغ دس لاکھ روپے ABSTRACT BILL بناکر سرکاری خزانہ خضدار سے برآمد کرکے کراچی کے ایک شیڈول بنک میں اپنے نام پر جمع کرایا؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ توکیا یہ "مالیاتی قواعد" کی خلاف درزی نہیں تھی؟

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ توافسر مذکور کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟ اگر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ مفصل بیان کیا جائے۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی وزیر اعلیٰ نے جزو (الف) میں مذکورہ رقم کی ادائیگی ٹھیکیدار کو دینے سے روک دی؟ اور رقم مذکورہ کو واپس سرکاری خزانہ میں رکھنے کی ہدایات جاری کیں؟

(ہ) کیا یہ صحیح ہے کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے باوجود اس رقم سے ڈیڑھ لاکھ روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کراچی میں کردی گئی؟ جو اصولاً خضدار میں کرنی چاہیئے تھی؟

(س) اگر جز (د) و (ہ) کا جواب اثبات میں ہے توکیا افسر مذکور غیر قانونی کارروائی کرنے اور حکم عدولی کا مرتکب نہیں ہوا؟

(ش) اگر (س) کا جواب اثبات میں ہے توحکومت نے افسر مذکور کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ اور یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر حکومت نے کوئی بھی کارروائی نہیں کی ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے۔

وزیر خوراک :۔ (سردار غوث بخش رئیسانی)

(الف) جی ہاں لیکن ۳ مئی ۱۹۷۵ء کو یہ رقم سرکاری خزانہ میں داخل کر دی گئی ۔

(ب) ظاہراً (PRIMA FACIE) مالیاتی قواعد کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ شق (د) اور (ہ) کے جوابات بھی ملاحظہ ہوں ۔

(ج) اس کے بارے میں تحقیقات کی جا رہی ہے ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) یہ صحیح نہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رقم میں سے کوئی رقم کراچی میں ادا نہیں کی گئی ۔

(س) جیسا کہ (د) اور (ہ) کے جوابات سے ظاہر ہے ۔ کسی غیر قانونی کارروائی کا ارتکاب نہیں ہوا ۔

(ش) جز (س) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔

مسٹر چیئرمین :۔ اگلا سوال تیمور شاہ صاحب کا ہے ۔

***۸۴۴ ۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی :۔** کیا وزیر خوراک صاحب از راہ کرم بتلائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ صحیح ہے کہ باشندگان ژوب کے کوٹہ سے پولیٹیکل ایجنٹ ژوب سرحد پار کے باشندوں کو گندم ۔ آٹا ۔ چینی ۔ گھی دیا کرتے

ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے۔ کہ گل خان سلیمان خیل کو پندرہ سو بوری آٹا ۷ بوری چینی۔ دس ہزار پندرہ ہزار روپے نقد دیے گئے؟

(ج) اگر جز (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو برائے مہربانی بتایا جائے کہ یہ سب کچھ کس پالیسی کے تحت اور کن مقاصد کے لئے کیا جارہا ہے ؟

وزیر خوراک :۔

(الف) جی نہیں۔

(ب) صحیح نہیں ہے۔ گل خان سلیمان خیل بھی سرکاری علاقے کا پاکستانی باشندہ ہے۔ اور اس کو معمول کے مطابق راشن دیا جاتا ہے۔ جس طرح ہر پاکستانی کو دیا جاتا ہے۔

(ج) دونوں سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی :۔ (ضمنی سوال) اس سوال کے جواب کا حال تو یہ ہے۔ کہ دن کو رات بتایا گیا ہے۔ یہ شخص افغانستان کا باشندہ ہے۔ اس کا علاقہ غزنی (چینہ) ہے۔ روزانہ تین یا چار لوڈ راشن وہاں جارہا ہے۔ - - - - - - - - - - - -

مسٹر چیئرمین :۔ کیا آپ یہ ضمنی سوال دریافت کر رہے ہیں ؟

وزیر خوراک :- میں فاضل ممبر کا سوال سمجھ گیا ہوں اگر پی۔اے زردوب نے کسی غیر ملکی کو راشن دیا ہے۔ تو میرے خیال میں اس کا جواب وزیر اعلیٰ صاحب سے دریافت کریں۔

وزیر اعلیٰ رجام میر غلام قادر خان :- جناب والا! میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

جناب فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے۔ یہ اپنی جگہ پر بڑا معقول ہے۔ کیونکہ اس قسم کا راشن پولیٹیکل بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک معزز ممبر کا اعتراض ہے۔ تو میں اس کی پوری تحقیقات کروں گا۔ اس کے بعد انہیں تفصیل بتاؤں گا۔

مسٹر چیئرمین :- اگلا سوال۔

٨٤٥۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی :- کیا وزیر خوراک بتائیں گے کہ :-

کیا یہ حقیقت ہے کہ دالبندین میں گندم کے لئے ایک سرکاری ملیے ڈیڑھ سال سے مکمل ہونے کے باوجود استعمال میں نہیں لایا اب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

(ب) راشن کا گندم نوشکی سے کب تک دالبندین گودام منتقل کیا جائے گا۔

وزیر خوراک :۔

(الف) دالبندین میں گندم کے گودام کی تعمیر مکمل نہیں ہوئی۔ عمارت میں دروازے اور کھڑکیاں لگنا باقی ہیں۔ محکمہ ہذا عمارت کا اس وقت تک قبضہ نہیں لے سکتا جب تک یہ مکمل نہ ہو جائے۔

(ب) جونہی دالبندین میں عمارت مکمل ہو کر محکمہ خوراک کو ملے گی گندم نوشکی سے دالبندین منتقل کر دی جائے گی۔

اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس وقت اس سوال کا نوٹس دیا گیا تھا تو یہ پوزیشن تھی۔ لیکن اب اس گودام کو محکمہ خوراک نے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔

میر نصرت اللہ خان سنجرانی :۔ ضمنی سوال :۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ دروازے اور کھڑکیاں لگا دی گئی تھیں لیکن وہ چوری ہو گئیں؟

وزیر خوراک :۔ مجھ تک تو کوئی ایسی رپورٹ نہیں پہنچی۔

*۸۶۶- مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ۱۹۷۵ء کے دوران محکمہ خوراک میں کتنے اے، ایف، سی اور کتنے ڈی، ایف، سی بھرتی کئے گئے۔

(ب) دونوں آسامیوں کے لئے بھرتی ہونے والے لڑکوں کے نام، ولدیت، قبیلہ اور تعلیم کیا ہے؟

(ج) ان آسامیوں کو مشتہر کرتے وقت محکمہ خوراک نے کیا معیار مقرر کیا تھا؟ اور کیا بھرتی ہونے والے تمام امیدوار اس معیار پر پورے اترے؟

(د) کیا کوئی ایسا امیدوار بھرتی کیا گیا ہے جس سے اچھے اور قابل امیدوار انٹرویو میں موجود تھے، لیکن وہ نہیں لیا گیا، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔

وزیر خوراک:-

(الف) ۱۹۷۵ء کے دوران محکمہ خوراک میں چار اے، ایف، سی، بھرتی کئے گئے، نیز محکمہ کے ایک اے، ایف، سی اور ایک سپرنٹنڈنٹ کو بطور ڈی، ایف، سی ترقی دی گئی۔

(ب) بھرتی ہونے والے اور ترقی پانے والوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں

(۱) اے، ایف، سی۔ (۱) مسٹر علی احمد ولد لعل محمد میٹرک پاس

(۲) مسٹر آصف خان جمال ولد علی دوست بگٹی (بی۔ اے)

(۳) مسٹر یحییٰ خان ولد میر کا ہر خان نوشیروانی (بی ۔ اے)

(۴) مسٹر غلام حیدر ولد حاجی محمد رفیق بلوچ ۔ (بی ۔ اے)

(۲) ڈی، ایف، سی ۔ (۱) مسٹر غلام یٰسین ولد علی بخش ارائیں (میٹرک) کو سپرنٹنڈنٹ کی اسامی سے ترقی دی گئی ۔

(۲) مسٹر عبدالحمید ترین ولد محمد شاہ (بی ۔ اے) کو اے، ایف، سی کی اسامی سے ترقی دی گئی ۔

(ج) قواعد کے مطابق اے، ایف، سی، کی آسامی پر براہ راست بھرتی کے لئے امیدوار کو گریجویٹ ہونا چاہیئے ۔ اور ڈی، ایف، سی، کی آسامیاں اے، ایف، سیز اور آفس سپرنٹنڈنٹس کو ترقی دے کر پُر کی جاتی ہیں ۔

(۲) اے، ایف، سی کی آسامیوں کے لئے تین امیدوار آصف خان یحییٰ خان اور غلام حیدر پورے اترے البتہ علی احمد کو جو حکومت بلوچستان کے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے اسٹینو گرافر تھے ۔ تعلیمی قابلیت کی شرط میں رعایت دے کر اے، ایف، سی مقرر کیا گیا ۔ قواعد کی رو سے صوبائی حکومت کو بھرتی کی شرائط میں انفرادی طور پر رعایت دینے کا اختیار حاصل ہے ۔ ڈی، ایف، سی کی آسامیوں پر لگائے گئے امیدوار اے، ایف، سی، اور آفس سپرنٹنڈنٹس تھے ۔ جو مقررہ معیار پر پورے اترتے تھے ۔

(د) جی نہیں بھرتی کردہ افراد سے زیادہ اچھے اور موزوں امیدوار نہیں تھے ۔

*۸۹۶۔ مسٹر محمود خان اچکزئی کیطرف سے میر نصرت اللہ خان سنجرانی

کیا وزیر صنعت و حرفت فرمائیں گے کہ

(الف) کیا اوتھل میں چھوٹی صنعتوں کی اسٹیٹ قائم کی گئی ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کام کے لئے کتنے پلاٹ اور کس کس رقبہ کے مخصوص کئے گئے ہیں اور ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے ؟

(ج) کیا یہ پلاٹ کسی خاص صنعت کے لئے مختص ہیں ۔

وزیر صنعت و حرفت (میاں سیف اللہ خان پراچہ)

(الف) اوتھل میں صنعتوں کے لئے ایک اسٹیٹ قائم کی گئی ہے جس میں بڑی اور چھوٹی دونوں قسم کی صنعتیں لگائی جا سکتی ہیں ۔

(ب) اس اسٹیٹ میں بڑی اور چھوٹی صنعتیں قائم کرنے کے لئے جو پلاٹ مخصوص کئے گئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	تعداد پلاٹ	رقبہ فی پلاٹ
۱۔ اے	۳	۲۵ ایکڑ
۲۔ بی	۴	۲۰ "
۳۔ سی	۱۴	۱۰ "
۴۔ ڈی	۱۹	۶ "
۵۔ ای	۳۴	۲۔۵ "
۶۔ ایف	۴۴	۱۔۰ "

گھریلو صنعتوں کے لئے مخصوص رقبہ جس کو حسب ضرورت مزید چھوٹے چھوٹے قطعات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	تعداد پلاٹ	رقبہ فی پلاٹ
۱	۱	۱۸٫۹۰ ایکڑ
۲	۱	۱۱٫۵۰ "

حکومت بلوچستان کی طرف سے ہر منظور شدہ صنعت کو اس صنعت کے حسب ضرورت پلاٹ الاٹ کیا جاتا ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ پلاٹ کسی خاص قسم کی صنعت کے لئے مختص نہیں ہیں۔

مسٹر چیئرمین:۔ اگلا سوال

۸۹۷ میر قادر بخش بلوچ کی طرف سے میر نصرت اللہ خان بنگلزئی

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان کریں گے کہ بلوچستان کے ہر ضلع کو ماہوار کتنے ٹن گندم مہیا کی جاتی ہے۔

وزیر خوراک:۔

بلوچستان کے اضلاع کو گندم مندرجہ ذیل مقدار میں ماہوار مہیا کی جاتی ہے۔

(۱)	کوئٹہ	۵۶۰۰ ٹن	(۲)	پشین	۲۱۴۰ ٹن
(۳)	لورالائی	۷۵۹ ٹن	(۴)	ژوب	۹۶۰ ٹن
(۵)	چاغی	۵۸۴ ٹن	(۶)	قلات	۶۳۵ ٹن
(۷)	خضدار	۴۵۰ ٹن	(۸)	سبی	۶۵۳ ٹن
(۹)	کچھی	۵۹۸ ٹن	(۱۰)	نصیر آباد	۳۵۰ ٹن
(۱۱)	خاران	۴۸۰ ٹن	(۱۲)	مکران	۲۳۹۷ ٹن
(۱۳)	بیلہ	۹۵۰ ٹن	(۱۴)	کوہلو	۲۷۱ ٹن

اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ

بابت سال ۷۵-۱۹۷۴ء پر اسمبلی کی قائم کردہ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مسٹر چیئرمین:- اب خصوصی کمیٹی کے چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ بابت سال ۷۵-۱۹۷۴ء پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں گے۔

چیئرمین خصوصی کمیٹی (مولوی محمد حسن شاہ):- میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ بابت ۷۵-۱۹۷۴ء پر صوبائی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر چیئرمین:۔ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔

(اس موقع پر ڈپٹی اسپیکر میر قادر بخش بلوچ
نے کرسئ صدارت سنبھالی)

اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ رپورٹ بابت سال ۷۵-۱۹۷۴ء پر خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پر عام بحث

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسٹر شاہلیانی! اس سلسلہ میں آپ
نے ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ آپ اسے پیش کریں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ
یہ اسمبلی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ میں جو سفارشات کی گئی ہیں ان
کو منظور کرتی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ
یہ اسمبلی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ میں جو سفارشات کی گئی ہیں ان
کو منظور کرتی ہے۔
کیا کوئی ممبر اس پر بولنا چاہتے ہیں۔

وزیر صحت و محنت (مولوی محمد حسن شاہ)

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۰ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۰

الحمد للّٰہ فیاض المعارف والحکم مبدع الکائنات الی الوجود من العدم والصلوٰۃ والسلام علی سید البشر العرب والعجم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الفضائل والفواضل والھمم

اما بعد! اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللّٰہ والرسولہ وقال اللّٰہ فی القرآن المجید فی موضع آخر افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من تفعل ذالک الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب

ترجمہ:- فرمانبرداری کرو اللہ کی۔ اور کہا مانو رسول کا اور صاحبان حکم کا۔ اگر تم میں کسی بات پر تنازعہ ہو جائے، پھر اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم ایمان لائے ہو۔ ورنہ عذاب شدید ہوگا۔ اطاعت حاکم کے بارے میں رسول کریم نے بھی فرمایا ہے کہ جو بھی حکم تمہیں حاکم زمانہ دے اس کی اطاعت لازمی اور فرض ہے۔ اور وہ جنگ کا حکم دے، تو جنگ کے لئے بھی تیار ہو جاؤ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان حاکم کی اطاعت لازم اور فرض ہے۔ اور اگر کسی بات پر تنازعہ ہو جائے تو رسولؐ اور قرآن پاک سے رجوع کرو۔ اور جو لوگ قرآن حکیم کی بعض آیات پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو چھوڑ دیتے ہیں، تو ان کے لئے اس دنیا میں رسوائی ہوگی اور آخرت میں عذاب شدید ہے۔

اس لئے پورے قرآن حکیم کو ماننا چاہئیے، تو ہر مسلمان کو چاہئیے کہ وہ مکمل طور پر قرآن حکیم کی آیات کو مانے اور اس پر عمل کرے۔ جب سردار

عطاالله مینگل وزیر اعلیٰ تھے۔ تو ان کے زمانے میں اس ہاؤس میں ایک قرارداد پیش ہوئی تھی، جو سرداری نظام کے خاتمہ کے لئے تھی، میں نے کہا تھا کہ یہ ایک اچھی قرارداد ہے اور میں نے اس ایوان میں کھڑے ہو کر پوچھا تھا آئندہ اسلامی قانون نافذ ہوگا، یا موجودہ قوانین رائج رہیں گے اور اگر پھر بھی یہی عام قوانین رائج رہیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، شرم کی بات ہے کہ قرآن حکیم میں تو واضح اسلامی قوانین آئے ہیں، پھر بھی آپ دنیاوی قوانین رائج کر رہے ہیں۔ آپ خدا سے ڈریں اور خوف کریں، اسلامی قوانین لائیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات واضح اور مکمل ہیں کوئی ایسا حکم نہیں کہ جو قرآن مجید میں نہ ہو۔

میں وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ صوبہ بلوچستان میں اسلامی قوانین رائج کریں، اس کے لئے ہم آپ کا شکریہ ادا کریں گے، اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا، رسولؐ بھی راضی ہوں گے، اس حکومت پر بھی رحمت کی بارش ہوگی۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مولوی صالح محمد)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

جو سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل نے متفقہ طور پر پیش کی ہیں، اور میں آپ کے توسط سے عرض کرتا ہوں کہ میں ان کی بھرپور حمایت کرتا ہوں، اور اپیل کرتا ہوں کہ جو معیاد اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کے لئے رکھی گئی ہے یعنی سات سال وہ اس معیاد سے تجاوز نہ کر جائیں۔

ہمارے ہاں تعطیل اتوار کو ہوتی ہے اب کونسل نے سفارش کی ہے کہ تعطیل جمعہ کے روز ہو۔ میں اس سفارش کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ جمعہ کے روز تعطیل ضرور ہونی چاہیئے۔ کیونکہ

یہ مسلمانوں کے لئے مقدس دن ہے اور عبادت کا دن ہے۔ اس کے بارے میں یہاں تک حکم ہے کہ بوقت نماز جمعہ کے روز کاروبار بھی بند کر دینا چاہیئے۔ اس سے کوئی کاروبار میں خلل نہیں پڑتا ہے۔ اور رسول کریم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس روز دو نمازیں اکھٹی ہوں یعنی ایک نماز عید ہو اور دوسری نماز جمعہ ہو اگر ان دو نمازوں کے درمیان نکاح کیا جائے تو وہ بھی مکروہ ہے۔ کیونکہ اگر وہ نکاح میں رہے تو مبادا کسی نماز میں خلل آ جائے۔ صبح کی نماز میں یا جمعہ کی نماز میں خلل واقع ہو تو میں پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ جو اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہے، یعنی سات سال کا عرصہ۔ تو وہ اس سے بڑھ نہ جائے۔

اس کے علاوہ تقویم ہجری بھی ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے عیسائیوں کے لئے سن عیسوی جاری کیا جو ابھی تک ہم بھی لکھتے ہیں۔ اب یہ سفارش کی گئی ہے کہ آئندہ سے ہماری تقویم ہجری شائع کی جائے یہ خالص اسلامی ہوگی۔ شروع میں ان دونوں کو ایک ساتھ چھاپا جا سکتا ہے۔ تاکہ ہمارے سن ہجری کے شائع ہونے سے شروع میں مسلمانوں کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دوسری بات نماز کے احترام کی ہے۔ اس میں چاہے ہماری اسمبلی ہو یا کوئی دوسری تقریبات نماز کے وقت اس کی کارروائی کو روک دیا جائے۔ تاکہ وقت پر نماز ادا کی جا سکے۔ کیونکہ نماز کا احترام اور اس کی ادائیگی سب پر لازم ہے۔ ہماری قومی اسمبلی میں بھی نماز کے وقت اجلاس کی کارروائی روک دی جاتی ہے۔ لہٰذا میں آپ سے بھی گذارش کروں گا کہ ہماری اسمبلی میں بھی نماز کے وقت اجلاس کی کارروائی روک دی جائے اور اس طرح دیگر تقریبات میں بھی نماز کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ فٹ بال وغیرہ کا میچ۔ تو جناب والا! یہ تو کوئی ایسی خاص تقریب نہیں ہے

جس کے لئے نماز کو چھوڑا جائے ۔ لیکن میں اس ایوان سے یہ التجا کروں گا کہ دوسری خاص تقریبات میں بھی نماز کا وقفہ ہونا چاہیئے ۔

اس کے علاوہ دوسری تمام حرام چیزوں پر مثلاً شراب یا دوسری نشہ آور اشیاء پر پابندی عائد کی جائے ۔ یہ تمام سفارشات ہمارے ملک کے لئے بہت مفید ہیں ۔ ہمارے ملک کے بہت سے لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہمارے لئے کون کون سی چیزیں حرام ہیں اور کون کون سی نہیں ۔ اس کے علاوہ سرکاری تقریبات میں ان تمام اشیائے خورد و نوش کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کی جائے جو اسلام کی نظر میں حرام ہیں ۔ مثلاً ان تقریبات میں شراب نہیں ہو رقص و موسیقی نہیں ہو اور اس قسم کے دوسرے فحش پروگراموں پر پابندی ہو ۔

یہ بھی سفارش ہے کہ سینماؤں پر جو تصویریں نیم عریاں ہوتی ہیں ۔ ان پر بھی پابندی عائد کر دی جائے ۔ اسلام ایک دن میں مکمل نہیں ہو سکتا ۔ ہم اسلامی نظام کو چند سالوں میں مکمل رائج کرنے کی کوشش کریں گے ۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ کونسل نے یہ جو سفارشات بھیجی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اس سے نہ صرف میری تسلی ہوئی ہے ۔ بلکہ ہمارے عوام کی بھی بڑی تسلی ہوئی ہے ۔ جب ۱۹۷۳ء میں لاء کمیشن نے مختلف علاقوں کے دورے کئے تو عوام کی اکثریت نے حتیٰ کہ ہندوؤں نے بھی اسلامی نظام کے نفاذ کے حق میں ووٹ دیئے ۔ میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کی اکثریت اسلامی نظام کی حامی ہے ۔ اور وہ اسلامی قانون سے خوش ہیں ۔ اور اس وقت یہاں جو دشواریاں ہیں وہ اسلام کے آنے کے بعد ختم ہو جائیں گی ۔ میں کونسل کو ان سفارشات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان سفارشات پر جلد عمل کیا جائے گا ۔

شکریہ

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔ جناب والا! اس وقت مجھے تقریر کرنے کی ضرورت تو نہیں تھی۔ لیکن جب ہمارے چیئرمین صاحب نے تقریر کی ہے تو میرے لئے بھی ضروری ہے کہ میں بھی تقریر کروں۔

جناب والا! ہمارے مولوی صاحب نے تقریر کی اور اس میں فرمایا کہ جو نکاح جمعہ اور عصر کے درمیان ہوگا وہ مکروہ ہے۔ جناب! مکروہ حرام کے نزدیک ہوتا ہے۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اب چالیس پچاس سال گزر جانے کے بعد کسے یاد رہتا ہے۔ کہ اس کا نکاح کب ہوا لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ ایسے حضرات جن کو اپنے نکاح پر شک ہو دوبارہ نکاح کروا لیں۔ اور نکاح کے جو پیسے مُلّا لیتے ہیں۔ وہ نہیں لئے جائیں۔

(باتیں اور شور)

جناب والا! مولوی صالح محمد صاحب نے جمعہ کے بارے میں کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اب اس پر مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں کچھ عرض ضرور کروں گا کہ عیسائیوں کی عبادت کا دن اتوار ہے۔ یہ دن انہوں نے خود مقرر کیا تھا۔ مگر جناب ہماری عبادت کا دن جمعہ ہے یہ دن ہم نے خود مقرر نہیں کیا ہے یہ دن ہمارے لئے خدا نے مقرر کیا ہے قرآن مجید میں بھی اسکا ذکر ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ
مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ

اس کے علاوہ ہمارے ایک سندھی صوفی شاعر نے کہا

ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے دن گھر میں بیٹھے رہو، کام مت کرو صرف خدا کی عبادت کرتے رہو، تمہارے جو بھی کام ہیں وہ اللہ تعالیٰ پورے کرے گا، اس لئے یہ ضروری ہے کہ جمعہ کو تعطیل کی جائے۔
ہمارے مولانا صاحب نے نماز پر بھی مفصل تقریر کی ہے میں بھی یہی کہوں گا کہ جو بھی تقریبات اور تقریبات ہوں اس میں نہ صرف جمعہ کی نماز کا وقفہ دیا جائے، بلکہ ہر نماز کے لئے بھی وقفہ ہونا چاہیئے چاہے وہ صوبائی اسمبلی ہو قومی اسمبلی ہو یا سینیٹ ہو ان تمام جگہوں پر نماز کے لئے وقفہ دیا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس کمیٹی میں ہم تینوں کو رکھا گیا، اگر کسی دوسرے کو اس میں شامل کرتے تو یقیناً بہت تکلیف ہو جاتی۔ لباس میں شیروانی اور اس کے ساتھ شلوار رکھی گئی ہے، میرے لئے اور مولانا کے لئے اس میں بڑی آسانی ہے، اس کے علاوہ میں ایک گزارش یہ بھی کروں گا، کہ لباس میں پگڑی رکھی جائے، آخر میں میں آپ لوگوں کا بہت مشکور ہوں، کہ آپ لوگوں نے تقریر کی اور میری تقریر سنی، میں اس تحریک کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔

(تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ

یہ اسمبلی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ میں جو سفارشات کی گئی ہیں ان کو منظور کرتی ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اب ایوان کی کارروائی کل دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

ایوان کی کارروائی مورخہ ۲؍جولائی ۱۹۷۵ء
بروز چہار شنبہ صبح دس بجے تک کے لئے
ملتوی ہو گئی